ایک روایت پر اعتراض

مدیر ماہنامہ ''اشراق'' لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

محترم محمد بلال صاحب نے جنوری ۱۹۹۹ء کے شمارہ، صفحہ ۲ پر ایک حدیث کا ترجمہ لکھا ہے کہ :

''بدعتی کی تمام عبادات یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وانفاق قبول نہیں ہوتیں۔ بدعتی اسلام سے ایسے خارج ہو جاتا ہے جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔''

میں بحمد اللہ تعالیٰ مبتدع نہیں ہوں اور میں مبتدعین کی وکالت بھی نہیں کرتا لیکن علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ یہ روایت موضوع ہے، اگرچہ اکثر اہلِ حق مبتدعین کی مذمت اور بدعت کی قباحت اسی روایت سے ثابت کرتے ہیں۔

یہ روایت دراصل ابنِ ماجہ کی ہے اور اس کے عربی الفاظ یہ ہیں:

لا يقبل الله لصاحب بدعة صوما ولا صلاة، ولا صدقة، ولا حجا ولا عمرة، ولا جهاداً، ولا صرفاً ولا عدلاً، يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين.

(حدیث ۴۹، المقدمہ، باب ۷)

اس کا مرکزی راوی محمد بن محصن ہے جس کے متعلق امام بخاری فرماتے ہیں:

''منکر احادیث بیان کرتا تھا۔'' (التاریخ الکبیر ۱: ۴۰، ترجمہ ۶۳)

امام ابنِ ابی حاتم فرماتے ہیں:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

”مجہول و کذاب تھا اور مکذوب و موضوع روایات نقل کرتا تھا۔“ (الجرح والتعدیل ۷: ۱۹۴-۱۹۵)

”امام اوزاعی اور دیگر ثقہ راویوں کے نام لے کر من گھڑت احادیث بیان کیا کرتا تھا۔“

(المدخل الی الصحیح ص: ۲۰۰، المجروحین ۲: ۲۸۴)

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بدعتی، اسلام سے بالکل خارج ہو جاتا ہے۔ تو کیا ہم بھی مبتدعین کو بالکل خارج از اسلام یعنی کافر و مرتد ہی جانیں۔

براہِ کرم اس سلسلہ میں میری رہنمائی فرمایئے۔

بدعت کی مذمت میں ابنِ ماجہ ہی کی ایک روایت یہ بھی ہے:

ابی اللّٰہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ۔ ”اللہ تعالیٰ نے بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اس وقت کہ وہ اپنی بدعت کو ترک نہ کر دے۔“

(ابن ماجہ ۵۰ تاریخ بغداد ۱۳: ۱۸۶: السنۃ لابن ابی عاصم ۱: ۲۲)

لیکن اس روایت کی اسنادی حیثیت بھی کچھ بہتر نہیں۔

۱۔ اس کا ایک راوی عبد اللہ بن سعید المقبری المدنی واہی تباہی ہے۔ (الکاشف للذہبی ۲: ۲۹۲)

۲۔ ایک راوی بشر بن منصور کے متعلق جرح و تعدیل کے علما بالکل ساکت ہیں، وہ صرف ان کا نام لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

۳۔ ایک راوی ابوزید مجہول ہے۔ (الکاشف ۳: ۳۳۸)

۴۔ ایک راوی ابوالمغیرہ بھی مجہول ہے۔ (الکاشف ۳: ۳۸۰)

براہِ کرم ”اشراق“ کی اس سلسلہ میں جو بھی رائے ہو وہ ”اشراق“ ہی کے صفحات پر شائع کریں۔ آپ میری گفتگو کو مناظرہ نہ سمجھیے گا۔ کیوں کہ میں بدعتی نہیں ہوں اور نہ ان کی صفائی پیش کرتا ہوں۔ صرف ’الدین النصیحۃ باللّٰہ ولرسول ولائمتہ المسلمین وعامتھم‘ کے پیشِ نظر یہ چند سطور حوالۂ قرطاس کر رہا ہوں۔ امید ہے آپ ان کا برا نہ مانیں گے۔

فقط والسلام ورحمۃ اللہ

ابوسلمان عفا اللہ عنہ

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۵ فروری ۱۹۹۹

مردان

محترم ابو سلمان سراج الاسلام صاحب حنیف

السلام علیکم

امید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔

محمد بلال صاحب کی جس تحریر پر آپ نے بات کی ہے اس میں انھوں نے مذکورہ روایت کی بنا پر کوئی استدلال نہیں کیا تھا۔ اور وہ کوئی تحقیقی مضمون بھی نہیں تھا۔ اس میں انھوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ... اس طرح انھوں نے وہ روایت درج کر دی جس پر آپ نے تنقید کی ہے۔ اس پہلو سے دیکھیں تو وہ ایک بیانِ واقعہ ہے۔

اس روایت پر سند کے پہلو سے آپ کا اعتراض بجا ہے۔ بدعت کے حوالے سے وہی حدیث قابل اعتماد ذرائع سے پہنچی ہے جس میں ہر بدعت کو ضلالت قرار دیا گیا ہے۔ اور ہر ضلالت کو جہنم میں لے جانے والی کہا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کہی گئی۔

ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہماری ایک غلطی کی نشان دہی فرمائی۔ اللہ آپ کو اس کی جزا دے۔

دعا کا طالب

معز امجد

---

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com